شرح الاصول الثلاثة

ڈاکٹر مرتضی بن بخش حفظہ اللہ

درس نمبر۔8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ، وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیماً کَثِیراً۔ أَمَّا بَعْدُ:

08۔ درس نمبر: ۸۔ پچھلے دروس سے پہلے اصول تک کا خلاصہ اور فوائد، دلیل کی تعریف، دلیل کی اہمیت۔

تین بنیادی اصول اور ان کی ادلہ، شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے رسالے کا درس جاری ہے اور اب تک ہم مقدمے کے ساتھ پہلے اصل کی ایک متوسط قسم کی تشریح بیان کر چکے ہیں اور آج کے درس میں شروع سے لے کر ابھی تک یعنی مقدمہ، تین مقدمے تھے جیسا کہ پہلے بیان کیا تھا اور پہلا اصل، اس میں جو فوائد ہیں وہ بیان کرتے ہیں اور اگلے درس میں ان شاء اللہ دوسرا اصل شروع کریں گے۔ پچھلے دروس سے اب تک جو فوائد میں نے بیان کیے تھے 16 پہلے بیان کر چکے تھے میں پھر اسے دوبارہ جلدی سے بیان کرتا ہوں:

1۔ کہ عقیدے کا علم صرف قرآن اور سنت سے لیا جاتا ہے۔

2۔ انسان اپنی فطرت سے توحید ربوبیت کو اچھی طرح جانتا ہے۔

3۔ سب سے پہلا واجب مکلف پر توحید العبادۃ ہے اور یہ اس لیے بیان کیا تھا کہ جو اشاعرہ ہیں، مخالفین جو ہیں وہ کہتے ہیں سب سے پہلا واجب مکلف پر یعنی عاقل اور بالغ پر جب انسان مکلف ہوتا ہے تو اس پر سب سے پہلا واجب سب سے پہلا فرض جو ہے وہ یہ ہے کہ پوری کائنات میں نظر دوڑائے اور دیکھے کہ اس کا خالق کون ہے؟ سوال کرے اپنے آپ سے کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ کیا آسمان نے، کیا زمین نے، کیا چاند نے، کیا سورج نے، کیا درندنے، کیا پرندنے، کیا ولی نے، کیا فرشتے نے؟ مختلف سوالات اپنے آپ سے پوچھو اور پھر آخر میں یہ اقرار اور یقین کرو کہ تمہارا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

اور یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ سب سے پہلا واجب مکلف پر یہ نہیں کہ وہ اپنے ربّ کو پہچانے کہ اس کا ربّ کون ہے، اس کا خالق کون ہے، اس کا مالک تدبیر کرنے والا کون ہے۔ یہ تو انسان اپنی فطرت سے ہی جانتا ہے کہ اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، اس کا مالک اس کی تدبیر کرنے ولا صرف اور

صرف اللہ تعالیٰ ہے بلکہ اس میں یہ بھی بہت بڑی غلطی ہے کہ انسان سب سے پہلے شک کرے پھر یقین کرے، یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ انسان یقین میں ہی پیدا ہوتا ہے جیسا کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اسلام کی فطرت پر توحید کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ ہیں کہ اس کو تبدیل کر دیتے ہیں، اس کی فطرت کو تبدیل کر دیتے ہیں، جس ماحول میں وہ رہتا ہے وہ ماحول اسے تبدیل کر دیتا ہے پھر اس کے ماں باپ یا تو اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا عیسائی بنا دیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول علیہم السلام کو کیوں بھیجا؟ ان کا جو بنیادی مقصد تھا اور ان کا جو بنیادی پیغام تھا وہ ہے توحید العبادۃ کا پیغام کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بھی معبود نہیں اور یہ ہی ہے معنیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

5۔ علم حاصل کرنا جو ضروری علم ہے اس کو حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہ بنیادی علم ارکان اسلام اور ارکان ایمان کا علم ہے۔

6۔ اس علم پر عمل کرنا، جو علم حاصل کیا ہے اس پر عمل کرنا بھی فرض ہے۔

7۔ اس علم اور عمل دونوں کی طرف لوگوں کو دعوت دینا۔

8۔ اور صبر کرنا بھی فرض ہے اور اس کی دلیل میں شیخ صاحب نے سورۃ العصر کو بیان کیا تھا۔

﴿وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾

(العصر/1-3)

لیکن یاد رکھیں کہ علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا اس کی طرف دعوت دینا اور صبر کرنا، اس کے ساتھ یہ قاعدہ ضروری ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن/16)

اپنی طاقت کے مطابق، جتنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیت دی ہے جتنی آپ طاقت دی ہے اس کے مطابق آپ نے ان پر عمل کرنا ہے اور ایک قاعدہ ہے "مالا یتم الواجب إلا به فهو واجب" یعنی جس چیز سے واجب یا فرض پورا نہیں ہوتا الا یہ کہ اس چیز کو ضروری ہونا ہے تو وہ واجب ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صبر کرنا کیا فرض ہے؟ اگر کوئی صبر نہ کرے تو کیا وہ بھی خسارے میں ہے؟ جی ہاں، وہ بھی خسارے میں ہے کیوں کہ صبر کی بغیر نہ آپ علم حاصل کر سکتے ہیں، نہ آپ عمل کر سکتے ہیں، نہ آپ دعوت دے سکتے ہیں۔ تو صبر تو بنیادی بات ہے اس لیے کہ علم حاصل کرنا واجب ہے اور فرض ہے تو صبر بھی فرض ہے یعنی نماز کے لیے شرطوں میں سے ایک شرط ہے کہ ستر ڈھانپنا۔ تو نماز کے لیے کپڑا خریدنا فرض ہے کہ نہیں؟ فرض ہے۔ حقیقتاً کپڑا خریدنا فرض نہیں ہے۔ آپ کے لیے جائز ہے، حلال ہے لیکن اگر آپ کے پاس کپڑا کوئی بھی نہیں ہے اور آپ نے نماز پڑھنی ہے تو اس وقت آپ پر فرض ہو جاتا ہے کہ آپ ایسا کپڑا خریدیں جو آپ کے ستر کو ڈھانپے۔ تو "مالا یتم الواجب إلا به فهو واجب"۔ جس کے بغیر واجب پورا نہ ہوتا ہو تو وہ بھی واجب فرض ہو جاتا ہے۔

9۔ نبی رحمت ﷺ کی فرماں برداری فرض ہے۔

10۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی شرک پر راضی نہیں ہوتا۔

11۔ یہ جاننا کہ دوستی اور دشمنی کی بنیاد کیا ہے؟ اور کس وقت الولاء والبراء (دوستی اور دشمنی)، کس وقت نواقض اسلام میں سے ایک ناقض ہوتا ہے، یہ میں نے تفصیل سے بیان کیا تھا۔

12۔ یہ جاننا کہ حنیفیت، ملت ابراہیمی کیا ہے۔

13۔ اخلاص کا معنی اور اہمیت کیا ہے۔

14۔ جن وانس کو پیدا کرنے کی حکمت کیا ہے﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات/56)۔

15۔ عبادت کا معنی اگر مطلقاً یہ لفظ استعمال کیا جائے، عبادت کا مطلب ہوتا ہے توحید۔

16۔ سب سے اہم اور سب سے بڑی چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ ہے توحید۔

17۔ توحید کا مفہوم کیا ہے؟ یہ جاننا کہ توحید کا مفہوم کیا ہے، توحید کسے کہتے ہیں؟

18۔ سب سے بُری چیز جسے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا وہ ہے شرک۔

19۔ یہ جاننا کہ شرک کی حقیقت کیا ہے؟

20۔ جب دعا کا لفظ بغیر قید کے مطلقاً استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے عبادت۔

21۔ عبودیت، بندگی کی قسمیں، یہ جاننا کہ بندگی کی قسمیں کیا ہیں؟ اور یہ بیان کیا تھا کہ دو قسمیں ہیں۔

1۔ ایک ہے کونی اور قہری بندگی جس میں انس، جن، درند، پرند، پوری کائنات شامل ہے۔ کافر بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے، ابلیس بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے، اسے کہتے ہیں العبودیہ الکونیہ القہریہ۔ پوری کی پوری کائنات مجبور ہے اپنے ربّ کے سامنے، ساری کائنات بندگی کے لحاظ سے۔ کیوں؟ کیوں کہ اس کائنات کا موجد اور خالق اور مالک اور تدبیر کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تو کوئی بھی بندہ، کوئی بھی مخلوق اللہ تعالیٰ کی بندگی سے ایک بالشت بھی باہر نہیں جاسکتی۔

2۔ اور دوسری قسم کی بندگی ہے شرعی بندگی اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لیے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مومن بندے ہیں۔

22۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ سب سے پہلی اور سب سے بڑی بات جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وہ توحید ہے؟ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے توحید کا حکم کیوں دیا، اس کی کیا وجہ ہے؟

1۔ کیوں کہ توحید دین کی بنیاد ہے، دین کی بنیاد توحید العبادۃ ہے۔

2۔ یہ انسان کم علم والا، ناقص عقل والا اگر اسے یہ نہ بتایا جائے کہ سب سے پہلی بات اور سب سے بڑی بات توحید ہے تو وہ عبادت تو کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے گا اور غیر اللہ کی بھی کرے گا، نماز اللہ تعالیٰ کے بھی پڑھے گا اور غیر اللہ کے لیے بھی پڑھے گا، روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے بھی رکھے گا اور غیر اللہ کے بھی روزہ رکھے گا، پکارے گا اللہ تعالیٰ کو بھی اور غیر اللہ کو بھی پکارے گا اس لیے سب سے پہلی بنیادی بات ہے توحید کو جاننا اچھے طریقے سے اور اس لیے یہ حکمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ سب سے پہلے توحید کا ہی حکم دیا۔

23۔ دلیل کو جاننے کی کیا اہمیت ہے؟ کیوں کہ شیخ صاحب ہر بات پر "والدلیل قوله تعالیٰ، والدلیل، والدلیل، والدلیل"۔ وجہ کیا ہے؟ ہر جملے کے بعد دلیل کیوں بیان کی جاتی ہے؟ دلیل کو جاننے کی اہمیت اور فائدہ کیا ہے؟

1۔ اطمینان حاصل ہوتا ہے دل کو، دل مطمئن ہوتا ہے کہ جو بھی عبادت میں کر رہا ہوں وہ بصیرت پر کر رہا ہوں اور یہ حق ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

2۔ وہ اس یقین پر ہوتا ہے کہ میں جو عمل کر رہا ہوں یہ ہی دین حق ہے اور اسی میں حق ہے اور جو اس کے مخالف ہے وہ باطل ہے چاہے جتنا بھی خوبصورت بنا کر دکھایا جائے۔

3۔ وہ مخالفین کا رد اور جواب دینے میں سب سے آگے ہوتا ہے کیوں کہ اس کے پاس بنیاد ہے دلیل ہے اور جس کے پاس دلیل نہیں ہوتی وہ کبھی جواب نہیں دے سکتا کبھی مخالفوں کے سامنے مناظرہ تو دور کی بات ہے ان کا جواب بھی نہیں دے سکتا کیوں کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور کوئی ثبوت نہیں کہ اس کی بات سچی ہے۔

4۔ جو سب سے اہم بات ہے کہ دلیل کو جاننے سے اندھی تقلید کا خاتمہ ہوتا ہے اور جو دلیل کو نہیں جانتے وہ تقلید کی دلدل میں غرق ہو چکے ہیں۔

24۔ تین بنیادی اصول کو جاننا اور ان کو جاننا ضروری اس لیے ہے کہ یہ ہی پوری زندگی کا ایک نچوڑ ہے، پورے دین کا نچوڑ ہے۔ انسان جو زندگی گزارتا ہے اس کا سارے کا سارا جو نچوڑ ہے یہ خلاصہ ہے اور یہ تین سوال ہیں، یہ تین بنیادیں ہیں جن کے بارے میں قبر میں سوال کیا جائے گا۔

25۔ قبر کے نعیم اور عذاب کا ثبوت۔ کچھ لوگوں نے قبر کا انکار کیا کہ قبر کچھ نہیں ہوتی، برزخ کچھ نہیں ہوتا۔ تو اس میں شیخ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ قبر بھی ہوتی ہے اور قبر میں برزخ کی زندگی بھی ہوتی ہے۔

26۔ فرشتوں کے وجود کا ثبوت کہ فرشتے موجود ہیں۔ یہ کہاں سے لیا؟ منکر و نکیر، جو سوال کرتے ہیں۔ یہ تین بنیادی سوال کون کریں گے؟ اصول ثلاثہ کے سوال جو ہیں سوال کون کریں گے قبر میں؟ فرشتے ہی کریں گے ناں تو فرشتوں کے وجود کا ثبوت اور جو فلسفی لوگ ہیں انہوں نے فرشتوں کا انکار کیا کہ فرشتے موجود ہی نہیں۔ تو ان کے رد میں جب یہ انسان مرنے کے بعد چلا جائے گا تو دو فرشتے اللہ تعالیٰ بھیجے گا منکر اور نکیر جو اسے بٹھائیں گے اور اس سے سوال کریں گے: "من ربك؟ وما دينك؟ ومن نبيك؟"۔

27۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے کہ ان تین بنیادی اصولوں کو جانے۔

28۔ ربّ سبحانہ و تعالیٰ کو جاننے کی اہمیت کیا ہے؟ یعنی کیا ضرورت ہے ہمیں کہ ہم جانیں کہ ربّ کون ہے اور یہ سوال کرنے والے لوگ کہ یہ ضروری ہے کہ ہم جانیں کہ ربّ کون ہے، صرف عبادت ہی کریں تو کافی نہیں ہے کیا؟ یہ سب سے بڑی بے وقوفی ہے سب سے بڑی غلط فہمی ہے کہ آپ عبادت کریں اور آپ کو پتہ ہی نہیں کہ آپ کا ربّ ہے کون۔ تو ربّ کو جاننے کے جو فائدے ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی قدر و شان کو جاننا اور جو اللہ تعالیٰ کی قدر و شان کو نہیں جانتا وہ گمراہیوں کے اندھیروں میں بھٹکتا رہتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ (الزمر/67)

جس نے شرک کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانی، جس نے کفر کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانی، جس نے بدکاریاں کیں زنا کیا، سود کھایا اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانی، جو والدین کا نافرمان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانی اگر وہ قدر جانتا تو کبھی والدین کی نافرمانی نہ کرتا۔ کیوں؟ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (الاسراء/23)

اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا کہ عبادت کرنی ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی کرنی ہے یہ سب سے پہلا حق ہے، دوسرا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ والدین کے ساتھ حسن وسلوک کرو۔ جو شخص جو بدبخت انسان اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اور بد سلوکی کرتا ہے تو وہ اس چیز کی گواہی دیتا ہے چاہے اپنی زبان سے نہ کہے لیکن اپنے حال سے وہ یوں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی میرے سامنے کوئی قدر وشان نہیں ہے۔ تو سب سے پہلی اہمیت، سب سے پہلا فائدہ ہے کہ:

1۔ یہ جاننا کہ ربّ کون ہے؟ ربّ کی کیا صفات ہیں؟ ربّ سبحانہ وتعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہمیں پیدا کیوں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قدر وشان کو جاننا۔

2۔ اور یہ جاننا کہ یہ جو ربّ ہے اتنے انعام اور احسان کرنے والا ہے، مجھے پیدا بھی اس نے کیا، مجھے رزق بھی وہ ہی عطا فرماتا ہے، میرا مشکل کشا بھی وہ ہی ہے، میرا حاجت روا بھی وہ ہی ہے، میری زندگی اور موت کا مالک بھی وہ ہی ہے، میرے اوپر جتنے بھی انعامات اور احسانات ہیں وہ اسی ربّ کے دیئے ہوئے ہیں۔ تو اس سے محبت ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی؟ تو ربّ سے محبت ہوتی ہے۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایسا ربّ ہے جو رحمٰن، رحیم ہے، رحمٰن ہے اور رحیم بھی ہے تو اس سے امید ہوتی ہے۔ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ پکڑتا بھی ہے، سزا بھی دے سکتا ہے بدکاروں کو تو ڈر بھی ہوتا ہے تو محبت، امید اور ڈر دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہ تین سب سے بڑی دل کی عبادات ہیں جو ہر عبادت کی بنیادیں ہیں۔ عبادت کے تین ارکان ہیں یاد رکھیں۔ کون سے ہیں؟ محبت، امید اور ڈر۔ تو اللہ تعالیٰ کو جاننے سے یہ تین بنیادیں بنتی ہیں۔

3۔ اور تیسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ، اپنے ربّ کو پہچان چکا ہے وہ کبھی شرک نہیں کر سکتا، یاد رکھیں۔ جو اپنے ربّ کو نہیں پہچانتے شرک وہی کرتے ہیں۔ تو اس لیے سب سے پہلا اصل کیا تھا؟ کہ یہ جاننا کہ تمہارا ربّ کون ہے۔

29۔ ربّ وہی ہے جو عبادت کا مستحق ہے ربّ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہو سکتا یعنی جو ربّ ہے وہی معبود ہے دوسرے لفظوں میں اور جو ربّ نہیں ہے وہ عبادت کے کبھی بھی لائق نہیں ہے۔

30۔ شیخ صاحب نے ایک آیت بیان کی ہے کہ ربّ کون ہے؟ ربّ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ نے ایک آیت بیان کی ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سورۃ الفاتحہ کی سب سے پہلی آیت، قرآن مجید کی سب سے پہلی آیت۔ اس آیت کریمہ کے چند فائدے بیان کرتے ہیں:

1۔ سب سے پہلا فائدہ ہے، اسی ایک آیت میں پورے کا پورا دین موجود ہے۔ توحید الالوہیہ، توحید الربوبیہ، توحید الاسماء وصفات اسی ایک آیت میں موجود ہیں۔ کوئی بتا سکتا ہے کیسے؟ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ میں کیا ہے؟ حمد عبادت ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے حمد توحید فی العبادۃ ہے، جزاک اللہ خیرا۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ ﴿اَلْحَمْدُ﴾ عبادت ہے اور ﴿لِلّٰهِ﴾ "لام" ملکیت کے لیے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔ حمد عبادت ہے اور عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرنا اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ۔

2۔ اچھا، ﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ توحید الربوبیہ بھی ثابت ہو گیا۔ توحید الاسماء وصفات کہاں ہیں؟ ﴿لِلّٰهِ﴾ اللہ تعالی کا نام ہے۔ یہ اسماء میں سے ہے اور ﴿رَبِّ﴾ بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور ربوبیت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اس کے بعد والا فائدہ اس آیت کریمہ میں:

3۔ وحدت الوجود کی نفی۔ کہاں سے ملتی ہے ہمیں؟ ﴿ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ سے، جزاک اللہ خیرا۔ کیسے؟ کہ اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرمارہے ہیں کہ ربّ بھی ہے مربوب بھی ہے، خالق بھی ہے مخلوق بھی ہے، تدبیر کرنے والا بھی ہے اور وہ بھی جس کی تدبیر ہو رہی ہے۔ کیا دونوں ایک ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے۔ تو وحدت الوجود کا خاتمہ اس ایک پہلی آیت سے، جو قرآن مجید کو سمجھتے ہیں وہ جان لیتے ہیں کہ وحدت الوجود بالکل بے بنیاد ہے اس لیے ابو جہل اور ابو لہب نے وحدت الوجود کے بارے میں کبھی عقیدہ نہیں رکھا۔ آپ جانتے ہیں؟ ابو جہل نے کبھی نہیں کہا کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے، ابو لہب نے کبھی نہیں کہا کیوں کہ وہ عربی تھے اور عربی زبان جانتے تھے۔ جب عجمی آئے اور فلسفی لوگ آئے انہوں نے سب سے پہلے نعرہ لگایا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور اس طریقے سے وحدت الحلول بھی وجود میں آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں حل ہو چکا ہے اور نعوذ باللہ آہستہ آہستہ پھر یہ عقیدے کا بگاڑ بڑھتا گیا حتی کہ کہنے والے نے یوں کہا: "ما الکلب والخنزیر الا الھنا وما اللہ الا راھب فی کنیسا" نعوذ باللہ کہ کتا اور خنزیر بھی ہمارا الہ ہے نعوذ باللہ اللہ ہے، اور جو راہب بیٹھا ہے چرچ میں عبادت کر رہا ہے یہ ہمارا اللہ ہے، یہ ہمارا معبود ہے، نعوذ باللہ۔ کیا وجہ ہے؟ کیوں ایسا کہا؟ جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کوئی جگہ اللہ تعالیٰ سے خالی نہیں ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر چیز میں حل ہو چکا ہے جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے۔ آپ نمک کو پانی میں ڈالیں تو پانی نمکین ہو جاتا ہے نمک کا وجود نہیں رہتا، پانی تو نظر آتا ہے آپ کو لیکن وہ نمک حل ہو چکا ہوتا ہے، وہ چینی حل ہو چکی ہوتی ہے پانی میں تو اصل میں وجود ایک ہی ہے اسے کہتے ہیں وحدت الحلول۔ یاد رکھیں کہ یہ کفریہ عقیدہ ہے وحدت الحلول والا۔

4۔ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ چنے ہیں ﴿ اَلْحَمْدُ ﴾ کا لفظ ہے اس کے ساتھ ایک دوسرا ملتا جلتا لفظ ہے۔ کون سا ہے؟ شکر کا۔ اللہ تعالیٰ نے شکر کا لفظ استعمال کیوں نہیں کیا؟ "والشکر للہ ربّ العلمین"۔ شکر اور حمد میں فرق ہے؟ جب آپ شکریہ کہتے ہیں تو کیا تعریف نہیں ہوتی کسی کی؟ الحمد اور شکر میں ایک بنیادی فرق ہے۔ شکر آپ کس کا کرتے ہیں؟ آپ کے لیے کچھ کیا ہو جس نے۔ کسی نے آپ پر احسان کیا آپ اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ نہیں؟ اور حمد چاہے کوئی احسان کرے یا نہ کرے وہ حمد کا مستحق ہوتا ہے، یہ بنیادی فرق ہے۔ تو پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتی ہے، تسبیح کرتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ حمد زبان سے کی جاتی ہے اور شکر زبان سے اور عمل سے کیا جاتا ہے تو دونوں میں عموم اور خصوص ہے۔ حمد جو ہے وہ عام ہے اس کے اندر شکر بھی آتا ہے۔ کس صورت میں؟ کہ ہر وقت آپ حمد اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں چاہے کوئی اچھا وقت ہو یا بُرا وقت ہو آپ حمد کریں گے۔ شکر آپ کب کریں گے؟ جب اچھا وقت ہو، جب کوئی احسان کرے تو اللہ کے حق میں شکر کافی نہیں ہے حمد ضروری ہے۔ مخلوق کے لیے آپ شکر بھی کہہ دیتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو شکر ہے وہ زبان سے بھی کیا جاتا ہے اور دل سے بھی اور عمل سے بھی ﴿ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ﴾ لیکن حمد زبان سے کی جاتی ہے تو اس لحاظ سے شکر عام ہے اور حمد خاص ہے تو دونوں میں خصوص اور عموم دونوں یکساں ہیں۔

31۔ عالم اور عالمین کی حقیقت کو جاننا۔ عالم کا لفظ جو ہے ہم کہتے ہیں دنیا، مخلوقات، موجودات۔ عالم لفظ نکلا ہے عَلَم سے اور عَلَم کہتے ہیں نشانی کو۔ یہ پوری کی پوری مخلوقات نشان دہی کرتی ہیں کہ ان کا خالق موجود ہے، ان کو پیدا کرنے والا موجود ہے۔ اس لیے عالم کہتے ہیں۔ اور یہ انسان اپنی فطرت سے جانتا ہے جیسے میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اپنی فطرت سے جانتا ہے کہ اس پوری کائنات کا کوئی خالق موجود ہے اس لیے اس پر جھگڑا کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یا نہیں یا اللہ تعالیٰ خالق ہے یا نہیں۔ ابو جہل نے بھی انکار نہیں کیا، ابو لہب نے بھی انکار نہیں کیا۔ سب مانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ

موجود بھی ہے اور خالق مالک بھی ہے۔ جھگڑا کس پر ہوا؟ کہ اللہ تعالیٰ معبود واحد ہے یا نہیں؟ ﴿ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴾ (ص/5) یہ عجب سی بات ہے ہم اس کو نہیں مان سکتے کہ معبود صرف ایک ہو باقی سب کو چھوڑ دیں۔ ربّ تو ایک ہے ہم مانتے ہیں خالق، مالک، رازق، ایک ہی ہے لیکن کیا عبادت بھی صرف اسی ایک کی جائے یہ ہم نہیں مان سکتے۔ تو عالم کی حقیقت یہ ہے کہ عالم کو جب آپ جانتے ہیں کہ ایک نشان دہی کرتا ہے کہ اس کا خالق ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ۔ تو اللہ تعالیٰ موجود ہے اللہ تعالیٰ کا وجود ازلی ہے، مخلوق کے وجود کی طرح نہیں۔

32۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی آیتیں ہیں:

1۔ کونی آیات، جو اس کائنات میں موجود ہے، کائنات کی آیات۔ یہ زمین ہے، آسمان ہے، یہ درند ہیں، یہ پرند ہیں، یہ پتھر ہیں، یہ پہاڑ ہیں، یہ سمندر ہے، یہ جن، یہ انس، جتنی مخلوقات بھی ہیں، چاند، سورج ہیں، یہ آیات کونیہ ہیں اور ان کو جاننے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، طاقت، شان، حکمت، یہ ساری صفات ہم جانتے ہیں۔

2۔ اور دوسری آیات ہیں آیات شرعیہ، شرعی آیات، جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں بیان کیا ہے وحی جسے کہتے ہیں۔ ان آیات شرعیہ سے پوری کائنات کا نظام چلتا ہے یاد رکھیں۔ اگر یہ آیات شرعیہ نہ ہوتیں تو انسان بے چارہ جانوروں کی طرح ہوتا، اسے پتہ نہ ہوتا کہ میرا ربّ کون ہے؟ میں نے کس کی عبادت کرنی ہے؟ میں نے کیسے عبادت کرنی ہے؟ میرے حق میں کیا اچھا ہے کیا بُرا ہے؟ کیا حلال ہے کیا حرام ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنی عقل کے بل بوتے پر یہ نہیں جان سکتا کہ اس کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے، یہ دور کی بات ہے کہ اس کا معبود کون ہے اور اس کی عبادت کیسے کی جاتی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جان سکتا اپنی عقل کے بل بوتے پر کہ یہ جو سامنے چیز رکھی ہے یہ میرے لیے حلال ہے یا حرام ہے۔ یہ کس نے بتایا انسان کو کہ یہ تمہارے لیے اچھا ہے اور یہ تمہارے لیے بُرا ہے؟ اس کے خالق نے۔ تو آیات شرعیہ سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور پوری کائنات کے نظام کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو خلیفہ بنایا ہے اور ایسے نہیں چھوڑ دیا اگر خلیفہ بنا کر جانوروں کی طرح چھوڑ دیتا کوئی وحی نازل نہ کرتا، کوئی نبی نہ بھیجتا، کوئی کتاب نازل نہ فرماتا تو آپ دیکھیں کہ انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ تھا۔ جانور بھی کھاتا ہے پیتا ہے زندہ رہتا ہے، مر جاتا ہے۔ انسان بھی کھاتا ہے پیتا ہے زندہ رہتا ہے موج مستی کرتا ہے اور مر جاتا ہے۔ دونوں میں کیا فرق ہے؟ انسان کو خلیفہ بنانے کا، اشرف المخلوقات بنانے کا فائدہ کیا ہے پھر۔ جب خلیفہ بنایا اور انسان کو چنا اور عقل سے نوازا تو شریعت بھی نازل فرمائی، آیات شرعیہ بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں۔ اور اس کا یہ بھی فائدہ ہے آیات شرعیہ کا کہ اللہ تعالیٰ کا عدل وانصاف نمایاں ہوتا ہے، حکمت بھی اور عدل وانصاف بھی۔

33۔ یہ جاننا کہ سات آسمان ہیں اور سات زمینیں ہیں، جس نے بھی ان کا انکار کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کیوں؟ کچھ Scientists کہتے ہیں کہ یہ ہی آسمان ہے جو ہمیں نظر آتا ہے یہ ایک ہی ہے، سات کہاں سے آ گئے ہمیں تو صرف ایک ہی نظر آتا ہے۔ جو آپ کو ایک نظر آتا ہے یہ السماء الدنیا ہے، آپ کی رسائی یہاں تک جا سکتی ہے بس آپ کی telescope آپ کی ٹیکنالوجی صرف اسی آسمان تک جا سکتی ہے اس آسمان سے ایک ملی میٹر برابر بھی آگے نہیں جا سکتی۔ آپ جانتے ہیں؟ جتنی بھی انسان ٹیکنالوجی کا علم حاصل کر کے، سائنس کا علم حاصل کر کے علم فلک کو جان کر جتنے بھی علم موجود ہیں وہ صرف السماء الدنیا کا کچھ حصہ ہے یاد رکھیں باقی چھ آسمان کے بارے میں یہ انسان کبھی کچھ نہیں جان سکتا اور نہ وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ اور زمینیں بھی سات ہیں۔ کچھ Scientists نے زمینوں کو کھودا اور دیکھا کہ زمین تو ایک ہی ہے۔ ہمیں پتہ نہیں چل سکتا کہ سات کیسے ہیں یہ۔ ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ سات آسمان ہیں اور سات زمینیں ہیں اور ہم نے کہا، آمنا وصدقنا۔ مومن کے لیے یہ ہی فرض ہے، مومن پر یہ

ہی فرض ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان آجائے تو آمنا وصدقنا ہے۔ سائنس یاد رکھیں کہ ترقی کر رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن سائنس کی ہر بات بھی صحیح نہیں ہوتی۔ سائنس کا وجود تجربے کی بنیاد پر ہے اور ہر تجربہ بھی صحیح نہیں ہوتا کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے اس لیے بہت غلط بات ہے کہ جو بھی سائنس کوئی چیز ایجاد کرتی ہے تو کچھ علماء دوڑ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ چودہ سو سال پہلے قرآن میں موجود تھا۔ دیکھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، ایک مکمل کتاب ہے اس میں سب کچھ موجود ہے لیکن ہر نئی ایجاد کو یہ کہنا کہ یہ قرآن میں پہلے سے موجود تھی پھر اگر یہ ایجاد غلط ثابت ہو جائے کل، سائنس میں یہ ایجاد غلط ثابت ہو جائے تو قرآن غلط ہوا کہ نہ ہوا؟ لوگ یہ ہی تو کہیں گے ناں Scientists کہ آپ لوگ تو یہ ہی کہتے ہیں قرآن میں موجود ہے چودہ سو سال پہلے سے، یہ تجربہ تو ہمارا غلط ثابت ہوا ہے تو آپ کا قرآن کیا غلط ہے۔ کچھ علماء یہ فرماتے ہیں کہ بغیر تحقیق کے بغیر تاکید کے ہر نئی ایجاد پر یہ کبھی نہ کہا کریں کہ یہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

34۔ سجدہ عبادت ہے اور کسی کے لیے سجدہ صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے شرک فی السجود ہے اور یہ شرک اکبر ہے دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا ہے اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ ضروری نہیں کہ کوئی شخص سجدہ کر کے یہ کہے کہ سبحان ربی الاعلیٰ پھر شرک ہوتا ہے۔ محض سجدہ کرنا ہی شرک ہے کیوں کہ سجدہ عبادت ہے، ایک مستقل عبادت ہے اور اس میں جو ذکر ہے وہ اور عبادت ہے تو دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سجدہ وہ ہوتا ہے کہ جس میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں، ضروری نہیں ہے کہ سجدہ عربی زبان میں اسے نہیں کہتے جس میں صرف سبحان ربی الاعلیٰ کے الفاظ پڑھے جائیں، سجدہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر زمین پر رکھنا، یہ سجدہ ہوتا ہے چاہے اس میں آپ سبحان ربی الاعلیٰ کہیں یا نہ کہیں اور یہ سجدہ عبادت ہے کسی اور کے لیے صرف کرنا شرک اکبر ہے اور یہ کوئی اور چاہے درندہ ہے، پرندہ ہے، نبی ہے، ولی ہے، فرشتہ ہے، جن ہے کوئی بھی ہو، کسی کے لیے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

35۔ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، اس کا ثبوت۔ ﴿ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ (الفرقان/59) ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طہ/5) اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور یہ واضح جواب ہے ان لوگوں کے لیے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور یہ محکم آیات ہیں یاد رکھیں اور علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں کی تعداد میں دلائل بیان کیے ہیں۔ کچھ لوگوں نے جمع کیا تقریباً تین ہزار سے زیادہ قریب دلیلیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے آسمانوں پر ہے، اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود نہیں ہے، تین ہزار، قرآن مجید سے اور صحیح احادیث سے۔ تو علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ ایسے علامہ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس شریعت کے علم کو حاصل کرنے اور تصنیف لکھنے میں گزار دی، وقف کر دی۔ انہوں نے بڑے پیارے انداز سے یہ دلائل بیان کیے ہیں اس کے باوجود بھی لوگ یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، سبحان اللہ! تین ہزار دلیل بھی جو لوگ نہ سمجھ سکیں اب ان کے لیے کیا کر سکتے ہیں سوائے یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے لیے آسان کر دے اور ہم سب کو صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

36۔ جس نے یہ مان لیا کہ اللہ تعالیٰ ربّ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ یہ بھی مانے کہ اللہ تعالیٰ واحد معبود ہے اور یاد رکھیں کہ یہ ہی ہے تقویٰ کی بنیاد اور اللہ تعالیٰ ہم سے یہ ہی امتحان لیتا ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ، لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ، لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ اور جو متقی و پرہیز گار ہو گیا اس نے فلاح پالی اور جس کے تقویٰ میں بگاڑ پیدا ہوا، اس نے سمجھا ہی نہیں کہ تقویٰ ہوتا کیا ہے تو یاد رکھیں وہ ناکام ہوا ہے اور توحید ہی تقویٰ کی سب سے پہلی بنیاد ہے بغیر توحید کو سمجھنے کے کوئی شخص متقی و پرہیز گار نہیں ہو سکتا اور یہاں پر ایک یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ متقی وہ ہے جس نے داڑھی

بڑی کی ہوئی ہے سر پر بڑی پگڑی ہے چھ سات کلو کی اور شلوار اس کے ٹخنے کے اوپر ہے۔ ہر ایسا شخص متقی وپرہیزگار نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ بنیادی علم جانتا ہو کہ توحید کیا ہے اور شرک کسے کہتے ہیں۔ جس نے توحید کو نہیں سمجھا اور شرک کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے وہ کبھی متقی نہیں ہو سکتا چاہے ظاہراً وہ کتنا ہی متقی وپرہیزگار نہ بنتا پھرے اور اصل میں ہر مسلمان متقی ہے یاد رکھیں۔ اصل میں یہ بنیادی بات ہے ہر داڑھی والا، پگڑی والا، ٹخنے کے اوپر شلوار ہے، حقیقتاً ظاہراً وہ ہم کہتے ہیں نحسبه عند الله والله حسيبه اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو گا، یہ مومن بندہ ہو گا الا یہ کہ اس سے کوئی کفر یا کوئی شرک یا کوئی بدعت ظاہر نہ ہو جائے۔ میں یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں بہت ایسے لوگ ہیں جو داڑھی تو رکھتے ہیں، سر پر پگڑی بھی ہے عمامہ بھی ہے اور نماز بھی پڑھتے ہیں باجماعت پانچ وقت پہلی صف میں، چالیس چالیس حج بھی کیے ہوئے ہیں لیکن قبر کا طواف کرتے ہیں، قبر والے کو سجدہ کرتے ہیں قبر والے کو پکارتے ہیں، یہ لوگ کبھی متقی نہیں ہو سکتے۔

37۔ یہ جاننا کہ عبادت کی حقیقت کیا ہے؟ عبادت کسے کہتے ہیں؟ اور عبادت کے ارکان کیا ہیں؟ اور عبادت کی شرطیں کیا ہیں؟ اور عبادت کی قسمیں کیا ہیں؟ میں ابھی بیان نہیں کرتا سب کچھ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

38۔ یہ جاننا کہ عبادت کی قسمیں اور ان کی دلیل کیا ہے، یہ ضروری جاننا ہے دلیل کے ساتھ عبادت کو جاننا کیوں کہ بغیر دلیل کے عبادت نہیں ہوتی۔ "**العبادات توقيفية**" یہ لفظ آپ سنتے ہوں گے مشائخ سے کہ عبادت توقیفی ہوتی ہے بغیر ثبوت کے بغیر دلیل کے عبادت کا ثبوت کبھی نہیں ہوتا اور عبادت کا کوئی وجود نہیں ہوتا اور دلیل قرآن اور صحیح حدیث سے لی جاتی ہے۔

39۔ اگر عبادت دلیل سے ثابت ہو جائے تو عبادت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرے اور اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ اور اگر عبادت کسی دلیل سے ثابت نہ ہو تو یہ عبادت نہیں، اسے کہتے ہیں بدعت۔ دونوں طرف گمراہیاں ہیں، دونوں راستے جہنم کی طرف جاتے ہیں۔ عبادت درمیان میں ہے اگر عبادت کی دلیل ہے تو صرف اور صرف وہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپ نے صرف کرنی ہے، یہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرنی ہے۔ اگر دلیل مل گئی اور عبادت ثابت ہو گئی تو کسی اور کے لیے عبادت کبھی صرف نہیں کرنی یہاں پر شرک کا گڑھا ہے دائیں ہاتھ پر، یہاں پر شرک ہے اس سے بچو اور اگر ثابت نہیں ہوتی عبادت نہیں ہے تو یہاں پر بدعت کا گڑھا ہے اس سے بچو۔ بات سمجھ آئی کہ نہیں؟ تو عبادت ایک نازک چیز ہے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے، اس کے احکام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

تو یہ چالیس کے قریب فوائد تھے ابھی تک جو ہم نے پڑھا ہے اور اس کے بعد جو شیخ صاحب نے ہر ایک عبادت کو الگ الگ بیان کر کے دلیل بیان کی ہے اگر ان کے فوائد بیان کریں تو تقریباً سو فائدے اس کے اندر ہیں۔ ایک ایک آیت جو الگ الگ بیان کی ہے تو اتنا وقت نہیں ہے کہ میں آپ کو پریشان کروں، سو فائدے اور آپ پیغام سمجھیں۔ اتنا ہی کافی ہے ان شاء اللہ، اس بنیادی علم سے ان شاء اللہ آپ کو یہ فائدہ ہو گا کہ توحید اور شرک کے مسائل میں کبھی آپ کو دشواری نہیں ہو گی۔ اور اگلے دروس میں اسی طریقے سے جب دوسرا اصل ختم کریں گے پھر ایسے ہی ان شاء اللہ تیس، چالیس کے قریب فوائد بیان کریں گے اور آخر تک جب ختم کریں گے ان شاء اللہ تو 120 کے قریب فوائد ہوں گے پورے اس کتابچے میں کہ اس چھوٹے سے کتابچے میں ہمیں کتنے پیغام ملے ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو عوام الناس کے لیے شیخ صاحب نے لکھا ہے اور اس کے الفاظ بھی بالکل آسان ہیں اگر عوام الناس سمجھ سکتے ہیں تو ان شاء اللہ ہم بھی سمجھ لیں گے ان شاء اللہ۔